۲۔ ہدایت [illegible] اس میں [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
زندگی کا مدار [illegible] ہے۔ [illegible] آسانی [illegible] زبان میں [illegible]
[illegible] سمجھ سکیں۔
بیانات کے [illegible] اچار چاشنی [illegible] انکا [illegible] چٹنی [illegible]
[illegible] چٹنی [illegible] اچار [illegible] شیرینی خالص [illegible]
[illegible] الیدہ [illegible] حلوا [illegible] حلوا [illegible] شربت [illegible]
شربت لیمو۔ شربت [illegible] وغیرہ کے [illegible] اکسیر [illegible] ترکیبیں اور انکے فوائد [illegible]
[illegible] ۔ چلو۔ [illegible] وغیرہ کا [illegible] سبز ترکاریوں و مختلف [illegible]
[illegible] امراض [illegible]
قسم کے بخار۔ خناق [illegible] ذات الجنب۔ ذات الریہ [illegible]
[illegible] بھی [illegible]
الغرض بلا مبالغہ [illegible] کتاب [illegible] ہر ایک [illegible] پاس رہے اور [illegible]
عمل بھی کیا جائے [illegible]
۳۔ رسالہ غذا۔ اسمیں پانی [illegible] کے [illegible]
افعال و غذا کے ہضم وغیرہ کی مفصل کیفیت [illegible]
بیان ہے اور [illegible] کھانوں کے فوائد [illegible]
کھانوں کے پکانے کی ترکیبیں درج ہیں۔ ضخامت [illegible] قیمت معہ محصول [illegible]
۴۔ رسالہ بدہضمی۔ مرض بدہضمی کا بیان و علاج ڈاکٹری و یونانی [illegible]
ہے۔ ضخامت [illegible] جز۔ قیمت معہ محصول [illegible]
۵۔ معالجات حاذقان ہند و تجربات اطبائے فرنگ۔ اسمیں تمام [illegible]
علم طب و چند امراض مثلاً [illegible] وغیرہ متعلقہ [illegible]
بیان کئے گئے [illegible] مرض کی حقیقت و علامات اور [illegible]
[illegible] ہند کے تمام [illegible]

مین مجرب مینفا تجیبیہ مطبوعہ اردو و انگریزی ہے مین اونکی تمام کتابون اور مختلف اخبارونسے بڑی بڑی تلاش کے ساتھ تلاش کر کے لکھا ہے۔ ضخامت ۴۰ جز قیمت معہ محصول ۱/ ہے

۶۔ گنجینہ طب ہمتا زیہ اس عام فہم اردو کی کتاب کا ہر ایک بیان بیدک و طبابت و ڈاکٹری سے ہے۔ حصہ اول مین دواؤن کے سودھنے کشتہ۔ مدبر و مغسول کرنے کہاد نمک۔ ست خیسانہ۔ جوشاندہ۔ روغن بنانے۔ کشتون کے ضرر و فوائید۔ عناصر کے نام ادویہ کے بگڑنے کا عرصہ۔ معارنس۔ اوزان کا ذکر ہے۔ حصہ دوم مین ۵۰۰ دواؤن کے نام و خواص و فوائد و مصلح و ماہیت و مقدار کا بیان ہے۔ ہر دوا کا ہندی نام شروع پر ہے حصہ سوم مین بیماریون کا مختصر علاج ہے مگر نئے ڈہنگ سے جسکو بلا مبالغہ فقرا کے ٹٹکے یا حکما کے چٹکلے کہنا چاہیے کیونکہ یا تو صرف مفرد دوا سے علاج کرنا لکھا ہے یا صرف پانی یا دودہ سے یا کسی عضو کو ملنے یا بات چیت کرنے سے یا کسی شے کو دکہانے یا پاس رکہنے سے یا بہید بہاک طریقہ سے یا فقرا یا حکما کے اوس طریقہ سے جسکو وے بیسیون برس خدمت کرا کے اپنے شاگردون کو بتاتے تہے حصہ چہارم مین ادویہ کے عربی فارسی و ڈاکٹری و سنسکرت نامون کی فہرست ہے۔ قیمت معہ محصول تین روپیہ چار آنے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحے۔

۷۔ معدن الحکمت۔ یہ اردو کی کتاب چوتہی بار طبع ہوئی ہے۔ ضخامت ۸۰۰ صفحے قیمت معہ محصول و رجسٹری للعہ

حصہ اول مین علم طب کے شروع ہونے و ترقی پانے حصہ دوم مین حبلی بل و اشتباہ و شتبہ آدمی کی شناخت نامردی و خلاف وضع فطری و زنا بالجبر و اسقاط حمل و طفل کشی و بید لگنے و دیناشی بیماریون و زخمون و زخمی لاش و شناخت خون معمولی موت یا ڈوبکر یا پہانسی یا گلا گہٹ کر یا دم بند ہوکر یا فاقہ یا سردی یا آگ یا بجلی یا زہر سے مرنیکا بیان ہے جو ڈاکٹرون و وکیلون و مختارون کے نہایت کارآمد ہے۔ حصہ سوم مین آتشک و سوزاک و بواسیر و جریان منی و زکام و نزلہ و قبض و کمزوری و ہیضہ وغیرہ ترانوے ۹۳ بیماریون کی علامات اور انکا انگریزی و ہندوستانی مجرب و مختصر علاج ادویات سے متفرق نسخے ۵۰ قسم کے لذیذ و مقوی ہندوستانی کہانے مثلاً نارنگی پلاؤ و مرواریدی سالن و کوفتے و حلوے و فرنی پنج کدو و فالودہ و یاقوت وغیرہ اکثا لیس قسم

[illegible]

ونہالوں وغیرہ [illegible]

[illegible] روشنا [illegible]

[illegible] میں

خواص [illegible]

[illegible] بہت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہر تحقیق پیدا [illegible] کی جڑ [illegible]

[illegible]

[illegible] پیدا [illegible] بیہ [illegible] یا [illegible] صاف کرنے [illegible]

[illegible] وغیرہ کی [illegible]

۸ [illegible] رسالہ [illegible] آواز [illegible] میں [illegible] آواز [illegible] پیدا ہونے [illegible]

[illegible] کی حقیقت گویائی کی صفت ۔ آواز [illegible] کے [illegible]

کے قواعد ۔ گلا بیٹھنے کی مفصل علامات و علاج ۔ آواز [illegible] والے [illegible]

بیٹھنے وغیرہ [illegible] حفظ صحت کے ضروری قواعد [illegible] ایک بیان [illegible]

[illegible] ویدک کی رو سے ہو [illegible] صفحات تین جز قیمت [illegible] محصول ۲

۹ ۔ [illegible] یہ رسالہ [illegible] آواز کا ترجمہ ہندی زبان میں ترجمہ

ناگری حرفون میں ہے صفحات تین جز قیمت [illegible] محصول [illegible]

۱۰ ۔ بیدک [illegible] یہ دوسری بار طبع ہوئی ہے ۔ [illegible]

[illegible] ناگری حرفون و ترجمہ ہندی زبان میں ہے ۔ قیمت [illegible] محصول [illegible]

[illegible] (اردو) [illegible] قیمت [illegible] محصول [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر گروہ والے اپنے مذہب کو اللہ کی طرف سے جانتے ہین اور بانیٔ مذہب کو سچا رسول یا رہنما یا نائب خدا مانتے ہین اور بہت سے مسائل ہین تو تمام مذاہب کا اتفاق ہے مثلاً جھوٹ و زنا و قتل و چوری وغیرہ کی برائیون - دیانتداری و رحمدلی و ہمدردی و راستبازی وغیرہ کی بھلائیون کے سب قائل ہین مگر بہت سے مسئلے متنازعہ فیہ بھی ہین - چنانچہ جنمین اختلاف ہے اُن مین سے ایک کثرت ازدواج بھی ہے - ان کتے ہین کہ اس بارے مین ہمارے سچے رسول کے ذریعہ سے ہمکو یہہ حکم پہنچا ہے

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا

یعنی پس نکاح کرو جو خوش لگے تم کو سوائے اُنکے عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کرو تم پس ایک ہے - یا جسکے مالک ہون دائین ہاتھ تمھارے - یہہ بہت نزدیک ہے اس سے کہ بے انصافی کرو -

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] [illegible]

اسلئے یہ حکم [illegible] [illegible] ہوتی ہیں ؎

چینی [illegible] [illegible] کرنا چاہیے [illegible] اور [illegible]

[illegible] [illegible]

چانکو [illegible] [illegible] مین لکہا ہے کہ اگر عورت [illegible]

دائم المریض [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] کرنا جایز ہے اور [illegible]

اشلوک [illegible] [illegible] والا اشلوک سے صرف ایک

عورت کا بیاہ جایز ہوتا ہے لیکن اغلب ہے کہ [illegible] قوم کی عورت

[illegible] [illegible]

اور اپنی قوم کی متعدد عورتین ہون تو ان مین [illegible] [illegible]

[illegible] انجام کرادے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ سابق میں بھی [illegible]

[illegible] تھین اور وہ جایز سمجھی جاتی تھین ؎

[illegible] کی قوانین ادہیا [illegible] اشلوک [illegible] میں لکہا ہے کہ عورت شراب خوار یا [illegible]

خدمت نکرنے والی یا دائم المریض یا دولت برباد کرنے والی یا بانجھ ہو یا اسکی اولاد

[illegible] ہو یا لڑکیاں جنتی ہو اور لڑکے نہ ہوتے ہون یا بدزبان ہو تو دوسرا بیاہ کرلینا

چاہیے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یا شوہر کو ایک عورت کے ہوتے ہوئے دوسری

[illegible] - [illegible] ادہیا کے ۱۲۲ سے لیکر ۱۲۵ تک اور ۱۴۰ سے ۱۵۶ تک [illegible]

حصص مین ہین اور اشلوک ۱۹۸ سے پایا جاتا ہے کہ ست جگ یعنی پچھلے نیک زمانہ مین بھی ایک مرد کئی عورتین کرتا تھا اور چونکہ وہ جایز سمجھی جاتی تہین اسواسطے ہر ایک کی اولاد کو باپ کے مال سے حصہ ملینکا حکم ہے ❖

مسطورہ بالا احکام برہمن وچہتری و ویش زمین برنوسے متعلق ہین اور شودرون کی بابت بقول پنڈت شادی رام صاحب لکھنوی نے سند ہو مین لکھا ہے کہ اون کی قوم وخاندان مین قدیم سے جیسا رواج ہو اسکے مطابق ایک یا کئی عورت کر سکتے ہین ❖

پنڈت صاحب موصوف یہہ بہی فرماتے تھے کہ قانون تو منوسمرتی کا ہی جایز ورائج ہے لیکن ویشنو شاستر مین لکھا ہے کہ جب کوئی ایسا مغلوب الشہوت ہو کہ غیر عورتون کی طرف خیال جائے اور کسی طرح طبیعت قابو مین نہ آئے تو دو یا تین یا چار شادی تک کر لینا چاہئے مگر سب عورتون کے تمام حقوق برابر رکھے ذرا بہی فرق نہونے پائے۔

اور یہہ بھی فرمایا کہ مہابہارت وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص راجہ کو اسقدر عورتین کرنا جایز ہے کہ جہانتک غلبہ کام دیو فرد ہو سکے ❖

تاویلات کر کے سمجھئے یا درحقیقت کہ ہندوؤن مین کئی شادیان کرنا دہرم شاستر کے خلاف نہین ہے مگر چند رشیون کا قول سنا اور ایک کتاب مین بہی پڑہا کہ کئی عورتون کی نسبت ایک عورت کرنا اعلے وافضل ہے ❖

جون ڈیون پورٹ صاحب کے قول کو صحیح مانا جائے تو اونہون نے اپنی کتاب اپالوجی آف محمد اینڈ قران مین انجیل کی کئی آیتون سے ثابت کر دیا ہے کہ عیسائیون مین ایک سے زیادہ نکاح کرنا اُنکی شرع کے احکام کے خلاف نہین ہے ❖

ایک عزیز محقق میرے مہربان پادری صاحب نے عندالاستفسار فرمایا کہ انجیل اقدس

کی [illegible] سے [illegible] ہوتا [illegible] تاوقتیکہ ایک [illegible] ادوہ [illegible]
دوسرون کے واسطے [illegible] نہ ہو جاوے [illegible] ایک [illegible]
بھی کوئی [illegible] اور [illegible] والا [illegible] سے [illegible] کا [illegible] اور [illegible]
مذہب [illegible] چھوڑ دیا [illegible]

ہندوستان میں مسلمان و ہندو و عیسائی جو زیادہ ہیں اون [illegible] بھی بعض مذہب
کی ان اوراق پر [illegible] اسی سبب [illegible] تو یہ ہے جو بیان ہوا لیکن [illegible]
مذہب کا طبیعت پر ہوتا ہے اسکے قریب [illegible] اسکی طرف دیکھئے
[illegible]

[illegible] کہ ایک سے زیادہ
نکاح مذکور ہیں کہ اقلاس سے یا میسر ہونے کے سبب یا رواج کم ہو گیا یا [illegible]
[illegible] بیوی کرتے [illegible] ایک [illegible]
سب اسی کے قواعد ہیں کہ [illegible] ہوتا ہے
جیسے [illegible] والے تو ایک سے زیادہ بیوی ہرگز نہیں کرتے اور دیگر ہندو [illegible]
تو ایک سے زیادہ [illegible] کا رواج ہے مگر بنگالہ کے [illegible]
بعض [illegible] اکثر [illegible] کرتے ہیں اور اس فعل کو ناجایز بھی نہیں [illegible]
بقول [illegible] یورپ صاحب یونان و روما و فرانس وغیرہ کے عیسائی [illegible]
ایک سے زیادہ نکاح کرتے تھے مگر [illegible] کے پادریون [illegible]
تمام [illegible] ایک سے زیادہ نکاح کرنیکی اجازت [illegible] اور [illegible]
بھی [illegible] ایک بیوی کرنے کا رواج ہو گیا اور اب اس رسم کا اثر مغربی لوگون پر یہانتک

پڑا کہ کوئی اُن مین ایسا کرے تو وہ مستوجب سزا ہوتا ہے اور شرقی لوگون مین کئی نکاح جایز ہونے کے سبب اُن پر وہ طعن کرتے ہین ؀

جس حالت مین رسم و رواج یا مذہبی احکام کے سبب کروڑون آدمی ایک سے زیادہ بیوی کرنے کو جائز سمجھتے ہین اور کروڑون ناجائز۔ تو ہر ایک غور کرنیوالے کی طبیعت ضرور اس مسئلہ کی تحقیق کی جانب مائل ہوتی ہوگی۔ پس کل متنازعہ فیہ مسائل کے کھوٹا کھرا پرکھنے کے لئے جو دو کسوٹی ہین ایک احکام مذہبی۔ دوسرے دلائل عقلی۔ اُسی سے اُس کی تحقیق ہوسکتی ہے۔ مگر پرکھنے سے پہلے یہہ جاننا ضرور ہے کہ کون آدمی کس کسوٹی کو پسند کرتا ہے چنانچہ بہیئت مجموعی کل مذاہب پر نظر ڈالی جائے تو چار۴ قسم کے آدمی پائے جاتے ہین ؀

اوّل صُلحاء صادق و فقراء کامل کا گروہ جنکو کسی کے تنازعہ و بحث سے سروکار نہین۔ اپنی ایک دھن مین لگے ہین۔ جو سمجھگئے وہ سمجھے ہوئے ہین۔ کچھہ کھوٹا پرکھین نہ کھرا ؀

دوسرے گروہ ہین جو آج کل پرانی فیشن کے کہلاتے ہین ؀

یہہ اگر مسلمان ہین اور اون کا لباس دیکھئے تو نہ سر پر عربی عمامہ ہے۔ نہ گلے مین ڈھیلا کرتہ۔ نہ ٹانگون مین تہمد۔ اور نہ کاندہے پر یزدیانی یا کالی کملی کھانا دیکھئے جو کھجور روغن زیتون کیا ثرید و ہریسہ سے بھی نفرت کرتے ہین۔ وہ شیرین کلامی کو سونہین کہ غیر قوم کا آدمی شمشیر برہنہ لیکر مارنے کو آئے اور پکا مسلمان ہوجائے نہ وہ شجاعت ہے کہ شرک دور کرنے کے لئے تین۳۰ آدمی تین ہزار مین گھس جائین اور نعرہ تکبیر سے بڑے بڑے

[illegible]

[illegible] کے تعلق سے [illegible] کہ تیجھا [illegible]

[illegible]

[illegible] بیچارے [illegible]

[illegible] والا [illegible] تار دار [illegible]

[illegible] کر پڑے تو [illegible]

[illegible] کہ شاید سوال میں [illegible] جو حرام ہے [illegible]

[illegible] حکم [illegible]

[illegible]

اور سیکڑوں خرافات باتیں خود ایجاد کر کے دکھائیں ۔

اگر بیٹھے ہیں تو نہ سر پر [illegible] پگڑی [illegible] بیچارا جامہ ۔

نہ بیشمیری دھوتی ۔ نہ موٹے کپڑے کی [illegible] ننگے سر [illegible]

پوشش نہ کھانے کے درختوں سے گرے ہوئے پھل ہیں دریا سے پی

مول ۔ نہ وہ اتنا دہر کا رحم ہے کہ بنائے جیسی کیا جوانوں کی کشت

کرنے کو دھرم سمجھیں ۔ نہ وہ ریاضت کہ عمر کا بڑا حصہ جوگ و تپسیا میں

کاٹ دیں ۔ نہ وہ ہمت کہ پیٹ باندھ کر لنکا پر چڑھ جائیں ۔ نہ وہ خلق کہ

جنگلیوں کو اپنا بنا لیں ۔

عینا ہین کو دیکھئے تو کہاں ہے وہ سادہ تیاگ ۔ کہاں ہے وہ جنگلوں کا

کھانا ۔ کہاں ہے وہ رحم کہ کوئی ایک گال پہ تھپڑ مارے تو دوسرا گال دھر دے

کردین - کہان ہے وہ انسانی ہمدردی کہ بلاغرض عمر بہر مریضون کے معالجہ مین مصروف رہین ؛

الغرض زمانہ کے تغیرات نے ان کی حالتون کو ایسا بدل دیا ہے کہ پہلی سی رنگت نہ پہلی سی بو ہے - مگر یہہ لوگ دل مین یہی سمجھتے ہین کہ ہم اُسی دین و آئین پر ہین جسپر ہمارے آبا و اجداد تہے - گو انکا لباس و طعام و طریق و صورت و سیرت کیسی ہی متغیر ہوگئی ہو مگر گفتگو کے وقت اپنے اپنے مذہب و قدیمی رواج کو پسند کرتے ہین فعل چاہے جیسے ہون لیکن زبانی حد شکنی کو برا جانتے ہین ؛

تیسرے گروہ کے وہ آدمی ہین کہ جب زمانہ پلٹا کھاتا ہے تو اپنے تمام انتظام معاشرت کو آہستہ آہستہ بدل ڈالتے ہین مگر مذہب و رواج کو بھی ساتھ رکھتے ہین یعنی ہر ایک تغیر کو بذریعہ تاویلات مذہبی احکام سے ملا دیتے ہین چوتھے - وہ ہین جو زمانہ کی ہوا کو ذرا بھی بدلتا دیکھین تو زمانہ سے پہلے خود پلٹا کھانے کو طیار ہین - رسوم قدیم کے مٹانے کی دھن سمائے تو خواہ کچھ روز بعد پہر اُسی کو اختیار کرین مگر ایک بار تو اچھے کا خیال رکھین نہ برے کا بالکل کایا پلٹ کردین - طب کی طرف دہیان جائے تو بقراط و افلاطون کے مسائل کو منسوخ کر کے اپنے مسئلے جمائین اور پہر اُن پر بھی قائم نہ رہین اور کچھ نئی بات سوجہے تو اُسکو اختیار کرلین - دیگر علوم پر نظر ڈالین تو بڑے بڑے نامی حکماء سلف کی غلطیان نکال کر اپنی تحقیقات کو صحیح جانین - مذہب کی طرف توجہ کرین تو جہانتک ممکن مذہبی احکام کو زمانہ کے ساتھ ملائین اور جو نہ ملے تو اوسے مصنوعی و افترائی ٹھہرا کر خارج کردین - الغرض اس گروہ کے آدمی بظاہر ایک مذہب کے کچھ پابند

ہوتے ہیں لیکن وہ حقیقت [illegible] میں متشبہ [illegible] ترقی [illegible]
قانون قدرت کو [illegible] میں اور انکا حال ہمیشہ [illegible] یون ہو [illegible]
ایسا [illegible] چار گروہ [illegible] لا [illegible] سے پہلا گروہ تو [illegible] کرے [illegible] اسلئے
کیونکہ وہ [illegible] گر [illegible] والے [illegible] افعال گو [illegible]
رسوم قدیم کے [illegible] لیکن اقوال انکے [illegible] ہوتے ہیں جو [illegible]
پہلے کی کتابوں [illegible] لوگون سے سنتے ہین پس [illegible] اپنے مذہب
[illegible] مطابق [illegible] ہیں بھی [illegible] دیکھنا اور سننا [illegible]
چاہیے [illegible] اور عقل کو دخل [illegible]
والے افضل الناس اعقل الناس کے بموجب عقل کو بہترین آدمیون
میں سے سمجھتے ہین اور عقل سے بھی کام لیتے ہین - یہ منصوص [illegible]
بابت اسلئے گفتگو کرسکتے [illegible] احکام مذہبی اور
حدود شرعی سے باہر نہیں ہوتے اگر کوئی مسئلہ [illegible] خلاف
معلوم ہو تو بذریعہ تاویلات چسپان کر دیتے ہین اور صرف عقل کی بابت
یا مذہب سے سروکار نہیں رکھتے - انکے نزدیک بھی گھوڑا عقل کا دوڑنے کے
لئے احکام مذہبی کے سوا کوئی کسوٹی نہیں ہے - چوتھے گروہ کے آدمی
جسطرف اکثر طبیعتون کا میلان آجکل ہے اور جو قانون قدرت کی اتباع چاہتے
ہیں اور کسی ایک حالت پر قایم نہیں رہنا چاہتے - دل چلون کے دل کا غبار
نکالنے کے لئے یہہ عمدہ جولانگاہ اور عقل کے گھوڑے دوڑانے والون کا کھلا
میدان ہے ✱

اگرچہ ہر سہ فریق مذکورہ بالا مین کسی کو یارا دم زدن نہین اور یہان ہر طرف سے آزادی آزادی کی صدا آتی ہے - ادنے کو کچہ کہنے یا کرنے کی ممانعت ہے نہ اعلی کو مگر تجربہ سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام یا تو امیرون و رئیسون کی رائے کو وقعت ہوتی ہے یا مشہور و نامی حکما و علما کی رائے کو - پہر مجھے اپنی رائے کا ظاہر کرنا فضول ہے جبکہ مین کوئی رئیس ہون نہ بڑا مشہور عالم - لیکن اس فریق کے اصول کے مطابق مجھکو بھی اختیار حاصل ہے بدین وجہ اس مسئلہ کی بابت جو کچھ میری سمجھ مین آرہا ہے وہ لکہتا ہون ✤

قبل اسکے کہ خاص مسئلہ کی بابت کچھ لکھون چند باتون کا جتلانا ضروری سمجہتا ہون ✤

اوّل - اکثر یوروپین مہذب اور اُنکے مقلد کثرت ازدواج کو عیاشی مین داخل کرکے اُسے ناجائز سمجھتے ہین مگر مین ایک منکوحہ سے بھی کثرت مباشرت کو از روے طب جایز نہین جانتا بلکہ اُس ایک شخص کی مانند جو دنیا کے تمام جھگڑون کو عورت کی وجہ سے بتایا کرتا تھا مین اکثر خرابیون کو کثرت مباشرت سے منسوب کرتا ہون ✤

نومن کلیچر آف ڈزیزز مین ۱۱۴۶ بیماریان شمار کی گئی ہین - بیدون نے بیماریون کا شمار ۱۱۶۷ لکھا ہے عام مسلمانون سے سنا کہ تین ہزار بیماری ہوتی ہین جنمین سے ایک ہزار کا حال تو اطبا کو معلوم ہے باقی کا حال و علاج باتا ہے - بہرحال جسقدر امراض دنیا مین آدمیون کو ہونے ہین کہ

سبب نہین تو نصف یا کچھہ کم اُس سے زیادہ کے لیے ضرور ہین جنکا سبب مجامعت
کرنا ہین جو [illegible] کرتا ہون کیونکہ کچھہ امراض تو ایسے ہین جو سبب احتیاطی [illegible] کے ہین
جیسا کہ آتشک و سوزاک والی مریضہ کے ساتھہ مجامعت کرنے سے پیدا مرض اور
آنکے نتائج مثلاً وجع مفاصل - جیسیون ہڈیون دو ماغی [illegible] یا ان حبس البول
وغیرہ پیدا ہوتی ہین - شکم سیری مین یہہ فعل کرنے سے فالج لقوہ - نقرس
درد کمر درد پشت - قولنج - عرق النسا - داء الفیل - ورم خصیہ وغیرہ
خلو معدہ مین کرنے سے ضعف بصر - لاغری [illegible] ان - یرقان - سل وغیرہ
عوارض مین سے کوئی عارضہ لاحق ہو جاتا ہے - بعد غسل
آ سین [illegible] سے بقول اطبا رعشہ و استسقاء استرخا ہو جاتا ہے
بہت سے امراض مثلاً ضعف بصر - دوران سر - [illegible]
جنون - فالج - خفقان - [illegible] دیابیطس - سل وغیرہ جماع کی زیادتی سے
پیدا ہوتے ہین اور صرف یہی امراض [illegible] زیادتی کے سبب سے ہم
جو ضرور پیدا ہونگے وہ سیکڑون بیماریون کی بنا ہے

سید احمد خان صاحب بہادر نے ایک مضمون لکھنے کا ارادہ کیا تھا [illegible]
مسلمانون کے لڑکے کیا طبعاً غبی ہوتے ہین؟ اور بچپن مین تو نہین معلوم
ہوتے ہین مگر بڑے ہوکر کیون غبی ہو جاتے ہین؟

پس وہ مضمون تو اس وجہ سے نہین لکھا کہ چھوٹے منہ سے بڑی بات
نکالنا فضول ہے لیکن اس بارہ مین جو میری رائے ہے اس کا خلاصہ
یہی ہے کہ مسلمانون مین اگر یہہ غباوت درحقیقت ہے تو اسکا سبب کثرت

مباشرت ہے - کیونکہ جب کوئی اس فعل کی زیادتی کرتا ہے تو اول لاغری و کمزوری شروع ہوتی ہے - پھر بھی باز نہ رہے تو دل غمگین رہتا ہے - آدمیون کی صحبت سے نفرت ہو جاتی ہے - کام کرنے کو جی نہین چاہتا - تھوڑی محنت سے دل دھڑکنے لگتا ہے - ہر بات مین خوف کرتا ہے - قوت حافظہ کم ہو جاتی ہے - قوت متخیلہ مین فتور ہو جاتا ہے - مزاج مین چڑچڑاپن آجاتا ہے - تمام کام سستی سے کرتا ہے - جریان منی - یا ضعف باہ یا نامردی یا جنون یا سوزش حرام مغز یا ذیابیطس یا خفقان یا سل کا عارضہ ہو جاتا ہے اور آخر کسی سخت مرض کا بہانہ ہو کر مر جاتا ہے ؛

ایک ایسے عیاش کے گناہون کی سزا صرف اسکا مر جانا ہی ہوتا تو غنیمت تھا لیکن امراض مذکورہ مین سے بہت سے مرض مثل آتشک کے موروثی ہین جو نسلاً بعد نسلاً چلے جاتے ہین اور کمزور والدین کی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے پس دیگر اقالیم کے مسلمانون کا حال تو بخوبی معلوم نہین مگر ہندوستانی مسلمانون کی بابت تو بہت آدمیون کا یہہ خیال ہے کہ جب یہہ دولت و سلطنت کے مالک ہوئے اور ہندیون نے ان کی تلوار کا لوہا مان لیا تو بے کھٹکے ہو کر آرام طلبی و عیاشی کی سوجھی اور اکثر آدمیون کے نزدیک عیش کا مقصد اعلی جو کثرت مباشرت ہے وہ ان کو حاصل ہوا تو پھر اسکے نتائج مین مبتلا ہوئے یعنی تمام ہمت و شجاعت و ذکاوت رخصت ہوئی - تھوڑی دیر کی سخت مضرت رسان لذت کے حاصل کرنے اور پھر بدل ما یتحلل کے تقاضے سے عمدہ عمدہ غذا کھانے و کمزوری کے سبب سونے و سست پڑے رہنے کے سوا تمام

کام جنہ ملک و دولت و علم و شہرت کی ترقی ہوتی سب بھول گئے - اور
اولاد جو دنیا مین آئی اسنے اپنے بزرگون کے عیاشی کے طریقے جو دیکھے تھے اسمین
روز بروز ترقی کی اور کثرت مباشرت کے جو نتایج ہین اون مین اعلیٰ درجہ
کی سند حاصل کرلی یعنی کمزور والدین کی اولاد موروثی کمزور ہوتی چلی آئی
اور آرام طلبی و کاہلی جو پیدا ہوگئی تھی اسکے سبب سے سلطنت و دولت مین
زوال آگیا - مفلس ہوتے گئے - محتاج کے میسر نہ [illegible] تعلیم [illegible]
اور رفتہ رفتہ تمام قوم مین تو اکثر [illegible] دماغ ایسا کمزور ہوگیا
کہ اونسے محنت کے [illegible] نہین ہوتے - جیسے جو [illegible]
کرتے ہین اسمین بہت جلد ہمت ہار جاتے ہین - اگرچہ ذاتی ذہانت
کی وجہ سے بچپن مین ذہین معلوم ہوتے ہین مگر جسم و دماغ کی [illegible]
کمزوری [illegible] تعلیم [illegible] جیسے
حاصل کرنے مین محنت و [illegible] درکار ہے اسمین کامیاب نہ [illegible]
بے علمی و کمزوری و کم ہمتی و خراب تعلیم و افلاس نے اون کی یہ حالت کردی
کہ علمیت و حکومت کیا زراعت و حرفت و تجارت و ملازمت وغیرہ تمام [illegible] مین
اپنے ہمسرون سے بھی کم رتبہ ہوگئے

الغرض زوال سلطنت کی وجہ افلاس کا باعث - بہت سے امراض کا
سبب ہی کیا اچھی طرح غور کرکے دیکھا جائے تو میرے نزدیک تمام
دینی و دنیاوی ترقیات کی مانع و [illegible] مباشرت کی زیادتی ہے [illegible]
اسطرح ہوسکتا ہے کہ بجز عیاشی کثرت انزال کو [illegible]

دوم اللہ نے مجھے اس آفت سے بچایا ہے لیکن پرانے قصون وکھانیون نے ہی ہمین اسبابات سے آگاہ نہین کیا کہ جبن مرد کے دو یا زیادہ بیویان ہوتی ہین اُسکی زندگی بوجہ نزاع خانگی کس آفت سے کٹتی ہے بلکہ کئی جگہہ مین نے بچشم خود دیکھا اور سُنا تو لکھنؤ کے امیرزادے ابوطالب خان کا قول یاد آجاتا ہے جنہنے یورپ کی سیر سے آکر ایک کتاب لکھی تھی اور اُسمین لکھا ہے کہ دو بیویون کے ہمراہ رہنے سے دو شیرون کے ساتھہ رہنا آسان ہے ٭

اگر کوئی غریب دو بیویون کا شوہر ہے تو دیگر نزاع خانگی مین دخل دینے کے علاوہ اُنکے خورد و پوش کا سامان برابر مہیا کرنے کی ہی اسقدر فکر ہوتی ہے کہ زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔ اور جو امیر ہے اور محتاج سے مستغنی تو ایک بیوی اپنی طرف کھینچتی ہے اور دوسری اپنی طرف۔ اور جس ایک طرف میان جھکتے ہین تو دوسری ناراض ہو کر اپنے میان اور اُنکی جیتی بیوی کے تمام عیش اور خوشی کو خاک مین ملا دیتی ہے دو یا کئی بیویون کی اولاد مین اکثر ایسے جھگڑے ہوتے ہین کہ ایک دوسرے کی عزت و مال کیا خون کا پیاسا ہو جاتا ہے ٭

عام لوگون مین ایک چور کی کہانی مشہور ہے خدا جانے وہ سچ ہے یا جھوٹ مگر کم درجے کے بعض دو بیوی والون کی حالت کو دیکھہ کر معلوم ہوتا ہے کہ شاید صحیح ہو اور صحیح نہو تو حسب حال تو ضرور ہے اور وہ یہ ہے۔

کوئی چور ایک دولتمند نامہذب شخص کے یہان چوری کرنے گیا اُسکے دو بیویان تھین ایک بالاخانہ پر رہتی تھی اور دوسری نیچے کے مکان مین

سوائے اس کے بالاتفاق [illegible] پیچھے [illegible]

کے پاؤں دھوئے [illegible]

شوہر کا [illegible]

[illegible]

ارادہ کا اقرار کیا

جب قانون مروج ہو [illegible] بھاگ گیا [illegible]

[illegible] دی جاویں

[illegible] کیا کہ خواہ [illegible]

[illegible] مگر [illegible]

برابر صحبت کسی سے نہیں ہوتی ۔

قصہ مختصر ایک خاوند [illegible] اولاد میں

اتفاق تو بہت کم دیکھا جاتا ہے [illegible]

ہے کہ اس گھر سے بیشتر مالا مال [illegible]

اور اس بات سے مجھ کو انکار نہیں ہے تو پھر کب ممکن ہے کہ ایسی صورت [illegible]

بیوی پر کبھی بیوی کرنیکو ترجیح ہو ۔

وہ کہتے ہیں کہ اندروئے مردم شماری دنیا میں عورتیں زیادہ ہیں مگر جب تک ضرورت ثابت نہ کیجائے صرف انکی زیادتی اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ ایک مرد کئی [illegible] کر سکتا ہے کیونکہ [illegible] کھانا زیادہ ہو تو یہ ضرور نہیں کہ بہت سا کھا لیا جائے ۔

چہارم - کثرت ازدواج کو ناجایز جاننے والے لکھتے ہین کہ کئی بیویان کرنے سے زن و شوکے مساوات کے درجہ مین فرق پڑجاتا ہے اور جو لوگ جایز سمجھتے ہین وہ شاید بے دلیل اُس سے انکار کرتے ہین لیکن مین اقرار کرتا ہون کہ عورتون کو برابری کا حق حاصل نہین ہوتا - مگر میرا یہ خیال بھی ہے کہ کئی بیویان کیا ایک بیوی ہو تو بھی انتظام کی خوبی اسی مین ہے کہ مرد و عورت کا رتبہ مساوی نہو بلکہ مرد مثل بادشاہ کے سمجھا جائے اور عورت مثل وزیر کے ❊

اگرچہ آج کل اکثر آدمیون کا یہی خیال ہے کہ اس آزادی کے وقت مین عورت و مرد کیا کل انتظام مدارج گڈمڈ ہوکر برابر ہو جائین تو بہتر ہے مگر گذشتہ و موجودہ زمانہ کے اعلیٰ و ادنےٰ لوگون کے تعلقات کو بنظر انصاف دیکھا جائے تو صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ دعوی کرنا - کتابون مین لکھدینا اور بات ہے اور عمل کرنا اور بات ہے ❊

ہندو جس زمانہ مین اعلیٰ درجہ کے مذہب و سرب بیاپک کے مسئلہ سے خوب واقف تھے - جب ہندوستان کے مالک ہوئے اور یہان کے قدیم باشندے اُنکے مطیع ہوگئے تو اُن کو ہمسر نہ بنایا بلکہ خدمتگاری کا درجہ عطا فرمایا ❊

مسلمانون کا مذہبی قول ہے کہ جب کسی فرقہ کو کسی گروہ کا آدمی اسلام قبول کرلے تو اُسکے تمام حقوق مساوی ہو جاتے ہین لیکن ہنگیر و ن دیار باشون کے علاوہ فیصدی کسقدر شیخ سید مغل پٹھان ایسے ہین جو ایک غریب مسلمان

تو نہیں یا چولا [illegible]
اہل یورپ جیسی بابت مانگیا [illegible] کہ آگئی ہی تہذیب آتی تک کسی کو [illegible]
ہوئی اور ان کو بہی [illegible] کے حقوق کو ہم برابر
جانتے ہیں مگر ایک معقول [illegible] آدمی نے یورپ کے کسی [illegible] کو یہ
جیسے بیان کی کہ عرصہ ہوا جب ایک شخص نے [illegible] لکھکر ثابت
سب کا درجہ مساوی [illegible] مضمون کو سب
نے پسند کیا اور اسکو یہان تک شہرت [illegible] بادشاہ کے کانون تک پہنچی
اور بادشاہ نے بہی اوس مضمون کو دیکھا تو [illegible]
کے ساتھ [illegible]
نے ایسے شرم دلاکر ایک مضمون کی غلطی اسپر ظاہر کی۔

اگر یہ کہا جائے کہ اُس زمانہ میں [illegible] تہذیب [illegible] ہوئی تہی یا ایک
دو شخص کی غلطی سے سب پہ حرف نہیں آسکتا [illegible]
سمجھے جاتے ہین۔

یہ بات صحیح ہے تو برٹش کانگریس کے حامی [illegible] بڑے بڑے اہل [illegible]
علما فرقے کی کیون شکایت کرتے ہین؟

اور بہت سے عقلا کیون انکی شکایت کو بیجا سمجھتے ہین؟

کوئی [illegible] دیسی عیسائی وخاص یورپ کے [illegible] عام [illegible]
جلسون میں کیون فرق کیا جاتا ہے؟

[illegible] نہین۔ حق یہ ہے کہ [illegible] زبانی [illegible]

کرکے گذشتہ وموجودہ واقعات پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
شاید منشاء قدرت یہی ہے کہ خداوندون حاکم ومحکوم فاتح ومفتوح
عالم وجاہل قوی وکمزور اُستاد وشاگرد پدر وفرزند مرد وعورت
کے مدارج یکسان نہ سمجھے جائین بلکہ ضرور اُن مین فرق ہونا چاہئے۔
ہان۔ یہہ کسیطرح مناسب نہین ہے کہ اعلیٰ درجہ والے ادنےٰ درجہ والونکو
کمزور یا وحشی یا نیم وحشی سمجھکر اُن پہ ظلم کرین یا اون کے واجبی حقوق کا
لحاظ نہ رکھین۔

پس یہہ دلیل کہ کئی بیویان ہونے سے زن وشوہر کا درجہ مساوی نہین رہتا
ایسی نہین ہے جسکی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز یا ناجائز سمجھا جائے۔

پنجم۔ جون ڈیون پورٹ صاحب لکھتے ہیں ... طون اور ایک اور
نامی حکیم پور قدوس نے ایک سے زیادہ نکاح جائز ہونے پر کتابین
لکھی ہین۔

اگرچہ یہہ دستور ہے کہ جب تصدیق کلام کے لئے کسی نامی حکیم کا قول پیش
کیا جاتا ہے تو اکثر آدمی اُسکو تسلیم کر لیتے ہین لیکن جب ہمنے اُن کتابونکو نہین پڑہا
اور نہ اُنکے مضامین سُنے جو ہمکو واضح طور پر معلوم ہوتا کہ وہ کون سے معقول
دلائل ہین جنسے کثرت ازدواج کو اُنہون نے جائز ٹہرایا ہے تو پھر صرف ایک
مورخ کے کہنے پر بے دلیل مان لینا خلاف عقل نہین ہے تو کیا ہے؟

ششم۔ مون صاحب کہتے ہین کہ گرم ملکون مین بہ نسبت سرد ملکون کے
عورتین جلد بالغ وبہت ہی جلد بوڑہیا ہوجاتی ہین بدینوجہ مشرقی گرم ملکون

ہین کہ کوئی عورت [illegible] کرتا تھا [illegible] شہنشاہ [illegible]
خصوصیت پر ملک کی گرمی و سردی کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے [illegible] ہندستان
مین اکثر بارہ برس کی عورتین بالغ ہوجاتی ہین اور پچاس برس [illegible]
بعد ان کے بچے پیدا ہونے کی امید نہین رہتی - اور یورپ [illegible] چودہ [illegible]
کی عورت بالغ ہوتی ہے [illegible] پیدا [illegible] اکثر [illegible] اور
اس سے زیادہ کی عمر [illegible] عورتون سے نکاح کیا اور [illegible] اولاد
ہوئین مگر یہ دلیل اس وجہ سے کثرت [illegible]
کو مردون کی طاقت [illegible] قدرتی [illegible]
لیکن گرمی و سردی کا اثر عورت و مرد دونون پر یکسان پڑتا ہے مثلاً
ہندوستان مین عورت کو جو بلوغت کا درجہ بارہ برس کی عمر مین
حاصل [illegible] اور اگر ایسی [illegible] تعلیم
بھی ہین کہ ستر و اسی برس کی عمر مین بھی ہندوستان کے مرد صاحب اولاد
ہوئے ہین و ہوتے ہین اور عورتین پچاس برس کی عمر کے بعد حاملہ
ہونے کے قابل نہین رہتین مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس عمر مین عورت
ضعیف ہوتی ہین قریب قریب اسی عمر مین مرد بوڑھا ہو جاتا ہے اور ساٹھ
ستر برس کا مرد بخیال اولاد یا بغرض حظ نفس دوسری شادی کرتا ہے
تو لوگ اس کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین - اسکے ساتھ [illegible] کرتے ہین
علاوہ بریں اطبا یونان کا قول ہے کہ جیسا ساٹھ برس کی عمر ہو جب [illegible]
دوسری مزاج ہو یا صفراوی بلغمی ہو یا سوداوی ہر حال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے مردوں کو [illegible] طاقت جو حاصل ہوتی ہے اور [illegible]
خانگی میں معلوم ہوتی ہے یہ ایک چھوٹی بات ہے لیکن [illegible]
[illegible]
ہوتا ہے کہ اصل مقصد [illegible] قدرت زن و مرد کی صحبت سے [illegible]
توالد و تناسل ہے۔ چنانچہ ہندی حکیم کہتے ہیں کہ جب عورت ایام
ماہواری سے فارغ ہو جائے تو سولہ روز تک اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دو
ہفتہ و بقول بعض ایک ہفتہ تک و بقول ڈبلیو ایس کرکسی ایم ڈی
[illegible] سے ایک روز پہلے یا ایک دو روز پیچھے تک [illegible] کیا ہوا
[illegible] قرار پا جاتا ہے۔

بعد قرار پانے حمل بقول ڈاکٹر اکیٹن صاحب عورتون کو اشتہاء نفسانی نہین ہوتی۔ فم رحم بند ہو جاتا ہے۔ حیض نہین آتا۔ حاملہ مریض کی مانند ہو جاتی ہے یعنی بےچینی و بیقراری و کلیجہ کی جلن و بیخوابی و متلی و قے و عدم اشتہا وغیرہ مین مبتلا ہو جاتی ہے۔ کبھی قبض یا یرقان یا ورم پا یا تکلیف تنفس وغیرہ خاص امراض مین سے کوئی مرض ہو جاتا ہے۔ پہلی سی دلفریب صورت نہین رہتی چہرہ پر غمگینی و پژمردگی چھا جاتی ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ کبھی ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہین۔ گاہے مُنہ سے رال ٹپکتی ہے ✣

نو ماہ بعد جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو بقول اکثر چالیس روز تک خون نفاس آتا ہے۔ زچہ کی رنگت زرد اور وہ لاغر ہو جاتی ہے۔

حاملہ کی پستان تو دوسرے مہینے سے بڑھنے لگتی ہین مگر بعد تولد بچہ کے اُن مین دودھ آتر آتا ہے جس سے یہ قدرت کا منشا معلوم ہوتا ہے کہ بچہ کو اُس کی مان ہی دودھ پلاوے چنانچہ ہندوستان مین زیادہ تر مان ہی اپنے بچہ کو دودھ پلاتی ہے یورپ والون کی مانند دوسری دایہ سے پرورش نہین کرائی جاتی بلکہ یہان تو اس بات سے بھی کم آدمی واقف ہین کہ جس عورت کو سل یا فالج یا جنون یا مرگی یا سرطان کا عارضہ یا اور کوئی عصبی مرض یا خنازیری مزاج ہو یا ادنے بات سے ڈر جاتی ہو یا زیادہ غصہ ور یا نہایت کمزور مان ہو تو اپنے بچہ کو کسی دوسری دایہ کو دیدے ✣

بچہ کو دودھ پلانے کا عرصہ ڈاکٹرون کے نزدیک ایک سال اور بچہ کمزور

[illegible]

سبب [illegible]

[illegible] یائی [illegible]

بقول [illegible]

اور بقول [illegible]

سبب [illegible] جنین رہتی اور [illegible]

ان ایام [illegible] عورت کو منع کر [illegible] ہیں [illegible]

عورت کو ہوتے ہیں [illegible] ایسے [illegible]

[illegible] ہونا وغیرہ ظاہر کرتا ہے کہ اس سے [illegible]

ہو جاتے [illegible]

[illegible] ہے کہ کبھی کثرت [illegible] بے احتیاطی کے سبب حمل استقاط

ہو جاتا ہے [illegible] زیادہ ایام کا حمل ہو تو گو [illegible]

[illegible] جنین کی

پرورش [illegible] گر وہ بالکل [illegible] پڑتا ہے ۔ اور بار بار عورت کو جو [illegible]

ہونے کے سبب جنین کی طبیعت کا میلان [illegible] ہسٹیریا یا دیوانگی وغیرہ

جیسے امراض کی طرف ہو جاتا ہے اور آج کل بہت آدمی کمزور و عصبی

امراض میں مبتلا ہو دکھلائی دیتے ہیں منجملہ دیگر اسباب کے غالباً اس کا

ایک سبب یہی ہے

بچے جن کی ماں [illegible] پائے [illegible] تندرست رہتے ہیں

کیونکہ بچہ کو صحیح سالم مان کے دودھ سے زیادہ اور کسی کا دودھ یا اور کوئی شئے موافق نہین ہوتی اور ایام رضاعت مین بہ نسبت دیگر ایام کے عورت زیادہ تندرست رہتی ہے اور بلا وجہ خاص صرف اپنے آرام و عیش کے خیال سے کوئی اس قانون کی پابندی نکرے تو یہہ سزا ملتی ہے کہ عورت کی چھاتیان پک جاتی ہین یا بار بار حمل ٹھرنے سے جلد بوڑھیا و ضعیف ہو جاتی ہین۔ سرطان کی بیماری سے بقول ڈاکٹر کوپر اکثر محفوظ نہین رہتین۔ اور دوسری دایہ کا دودھ پینے یا مصنوعی غذا سے پرورش پانے کے سبب اپنی مان کا دودھ پینے والے کی نسبت بچہ زیادہ تر امراض مین مبتلا ہوتا ہے اور بہت بچون کی جان اسوجہ سے تلف ہو جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر وینٹر صاحب نے امریکہ وانگلینڈ کے نقشہ اموات سے ثابت کیا ہے کہ دایہ کے دودھ سے پلنے والے اپنی مان کے دودھ سے پرورش پانے والے بچون کی نسبت زیادہ مرتے ہین ؛

ایام رضاعت مین عورت کو حیض کا نہ آنا و بقول ڈاکٹر ایکٹن صاحب اشتہاء قربت کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ عورت مرد کے پاس نہ جاوے اور اسکے خلاف کرنے سے یہہ ہوتا ہے کہ عورت کو بھی بعض دفعہ تکلیف ہوتی ہے خصوصاً بچہ ایسی حالت مین دودھ پیتا ہے تو وہ بیمار پڑ جاتا ہے۔ اُسکو سبز رنگ کے پھٹے پھٹے دست آنے لگتے ہین پیچش ہو جاتی ہے اور یقیناً بہت بچون کی موت کا یہی سبب ہوتا ہے ؛

اور بچہ کی عمر کئی ماہ کی ہو اور حمل قرار پا جائے تو دایہ مقرر کرنے سے تو وہی نقصان ہے جو اوپر بیان ہوا اور بوجہ افلاس یا رواج دایہ نہ رکھی جائے تو جنین کو بھی ضرر ہوتا ہے اور بچہ بھی ناکارہ دودھ پیکر بیمار پڑ جاتا ہے اور آخر مر بھی سکتا ہے ؛

اب انصاف سے سوچنا چاہئے کہ حسب قانون قدرت ایسی حالت مین عورت پوتے دو یا تین برس مجامعت کے قابل نہین رہتی اور اس قاعدہ کو توڑنے سے زن و مرد کو اکثر امراض پیدا ہو سکتے ہین اور بہت سی ننھی جانین اس بے احتیاطی سے یقیناً تلف ہو جاتی ہین تو پھر کیا مرد کے لئے یہ امر ضروری اور نہایت ضروری نہین ہے کہ اس عرصہ مین عورت سے قربت نہ کرے ؟ ہٹ دہرمی و مانے ہوئے اقوال یا اپنے کلام کی پیروی کرنا تو دوسری بات ہے مگر ایام حمل و رضاعت مین مجامعت کرنے سے ایسے ہی نقصان ہین جیسا کہ اطبا نے بیان کئے ہین تو میرے نزدیک اس سوال کا یہی جواب ہوگا کہ زمانہ مذکورہ مین بیشک مرد کو عورت سے علیحدہ رہنا ضرور ہے ؛

اچھا اب مردون کی طرف خیال کرنا چاہئے کہ ایسے جتی و رہبان الشہوت آج کل کسقدر ہین کہ باوجود موجود ہونے کے ایام حمل و رضاعت مین عورت کی قربت سے محترز رہین ؟

اسکے جواب مین کوئی یہ کہے کہ متقدمین حکمائین سے ایک حکیم کا جو قول ہے کہ عمر بھر مین ایکبار جماع کرنا چاہئے۔ ہمارا عمل تو اسپر ہے۔ پس ایسے شخص کو مناسب ہے کہ وہ ایک نکاح بھی نہ کرے تو کچھ مضایقہ نہین ؛

اور جو [illegible] کہ ہم تو بقدر اداکے قول کے [illegible] جیتے سال [illegible]

اس قصہ [illegible] کی اجازت دی ہے ۔ ایسے آدمی کو [illegible] کرے [illegible]

کرے کیونکہ جو ایک سال تیار دیکھتا ہے ممکن ہے کہ وہ دو یا تین سال تک [illegible]

اور جو [illegible] معتدل آدمی ہے کہ [illegible] ہے ۔ عقل و رضا [illegible] مدت

یا تین سال کی ہے ۔ اس قدر [illegible] کہ [illegible]

دن مکلوہ کے [illegible] اس [illegible] میں ناممکن ہے ۔ [illegible]

جواب ہوگا ۔ کہ یا تو احتیاط کرے یا [illegible]

مذکور کے خلاف کر [illegible] یا [illegible]

قادر [illegible] کے مطابق سمجھو اور طاقت و حیثیت و حالت کا لحاظ کرے [illegible]

عمل کرے ۔ احد کسی مذہب کو [illegible] اور [illegible]

دوسری یا [illegible]

وما علینا الا البلاغ

تمام شد

	داخلہ نمبر
	فن نمبر
	کتاب نمبر

اشتہار

میڈیکل رفارمر

یہ ماہواری رسالہ جسکی ضخامت ۱۶ صفحہ ہین ہر مہینہ مین ہر شنبہ شایع ہوتا ہے قیمت سالانہ معہ محصول عہ ششماہی عہ سہ ماہی ۱۲ر اور ایک پرچہ کی قیمت ۴ر

آج کل علم طب و جراحی کیمیا گری وغیرہ مین جو ترقیات ہو رہی ہین اور جنکا جاننا ہر ایک کو ضروری عموماً ہندوستانیون کو جاننا نہایت ضروری ہے وہ سب باتین یعنی نئے و نادر تجربے اطبائے یورپ وامریکہ و ہندوستان مشہور انگریزی اخبار و نو طبع کتابون سے بذریعہ ترجمہ انتخاب کر کے درج ہوا کرینگے

ستا اخبار

اسمین آگرہ کی خبرین مفصل و دیگر ممالک کی خبرین چھوٹے جملون مین و حفظ صحت کے ضروری قواعد متقدمین و متاخرین حکما کے اقوال و سوانح عمری و دیگر مفید مضامین درج ہوتے ہین۔ ابھی ہفتہ وار نکلتا ہے۔ چار ورق کی اسکی بساط ہے قیمت بھی نہایت مختصر ہے۔

قیمت سالانہ اہل شہر سے جو خود منگالین	۱۲ر
ایضاً جو مطبع کا آدمی پہنچا دے	۱۴ر
قیمت سالانہ بیرونجات سے معہ محصول ڈاک	عہ/۸

المشتہر سید اولاد علی مہتمم میڈیکل رفارمر و ستا اخبار آگرہ محلہ صابن کٹرہ مطبع ...